تانبے، لوہے وغیرہ کی مردانہ انگوٹھی زکوٰۃ میں دینا

تاریخ 12-11-2021 ریفرنس نمبر:pin6852

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ (1) سونے چاندی کے علاوہ کسی دھات کی مردانہ انگوٹھی شرعی فقیر کوزکوٰۃ کے طور پر دی جاسکتی ہے یانہیں ؟(2)اور کیااس کے دینے سے زکوۃ اداہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں ایسی انگوٹھی زکوٰۃ کے طور پر دینا جائز نہیں ہے۔ تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ انگوٹھی کا بنیادی مقصد پہننا ہے اور لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ کی مردانہ انگوٹھی نہ تو مرد کے لیے پہننا جائز ہے اور نہ ہی عورت کے لیے۔ مرد اس لیے نہیں پہن سکتا کہ مرد کو مخصوص شرائط پر مشتمل (یعنی ساڑھے چار ماشے سے کم، مردانہ وضع کی، ایک نگ والی) چاندی کی ایک انگوٹھی پہننا جائز ہے، چاندی کے علاوہ کسی اور دھات مثلاً: سونے، لوہے، پیتل یا تانبے وغیرہ کا کوئی بھی زیور پہننا جائز نہیں ہے اور عورت اس لیے نہیں پہن سکتی کہ مردانہ ہیئت پر مشتمل ہے اور عورتوں کو وہ انگوٹھی جس کا ڈیزائن مردوں کے ساتھ خاص ہو، اسے عورتیں نہ پہنتی ہوں، ایسی انگوٹھی پہننا جائز نہیں اور شریعت مطہرہ کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ جن چیزوں کا استعمال جائز نہیں، ان چیزوں کو بنانا، خریدنا بیچنا اور خیرات کرنا بھی جائز نہیں ہے کہ یہ گناہ پر تعاون ہے۔ ہاں! اگر اس میں کسی طرح ممانعت کی وجہ ختم کر دی جائے، مثلاً: اسے ڈھال کر ایسی چیز بنالی جائے، جس کا استعمال جائز ہو، تو پھر اس کی خرید و فروخت بھی درست ہے اور اسے زکوۃ کے طور پر دینا بھی جائز ہے۔

مرد کے لیے چاندی کے علاوہ کسی دھات کی انگوٹھی پہننا جائز نہیں ہے۔ چنانچہ سنن ابی داؤد میں حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں:”جاء الی النبي صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خاتم من شبه، فقال له: مالي اجد منک ریح الاصنام، فطرحه، ثم جاء وعلیه خاتم من حدید، فقال: مالي اری علیک حلیة اھل النار، فطرحه، فقال: یارسول اللہ، من اي شيء اتخذہ؟ قال: اتخذہ من ورق، ولا تتمه مثقالا“ ترجمہ: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا: 'کیابات ہے کہ تم سے بتوں کی بو آتی ہے؟ انہوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی، پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے، فرمایا: کیابات ہے کہ تم جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے ہو؟ اسے بھی

پھینکا اور عرض کی: یارسول اللہ! کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا: چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال پورا نہ کرو۔"
(سنن ابی داؤد، جلد 2، صفحہ 228، مطبوعہ لاھور)

در مختار میں ہے: "ان التختم بالفضۃ حلال للرجال بالحدیث وبالذھب والحدید والصفر حرام علیھم بالحدیث "ترجمہ: احادیث کی رو سے چاندی کی انگوٹھی مردوں کے لیے حلال ہے اور سونے، لوہے اور پیتل کی انگوٹھی ان پر حرام ہے۔"

(درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، جلد 9، صفحہ 594، مطبوعہ، پشاور)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "ہاتھ خواہ پاؤں میں تانبے، سونے، چاندی، پیتل، لوہے کے چھلّے یاکان میں بالی یابُندا یاسونے خواہ تانبے، پیتل، لوہے کی انگوٹھی، اگرچہ ایک تار کی ہو یاساڑھے چار ماشے چاندی یا کئی نگ کی انگوٹھی یا کئی انگوٹھیاں، اگرچہ سب مل کر ایک ہی ماشہ کی ہوں کہ یہ سب چیزیں مردوں کو حرام وناجائز ہیں۔"
(فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 307، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

مردانہ طرز کی انگوٹھی عورت کو پہننا جائز نہیں ہے کہ مردوں سے مشابہت ہے اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں کے متعلق بخاری شریف میں ہے: "لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال "ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔"
(صحیح بخاری، کتاب اللباس، جلد 2، صفحہ 874، مطبوعہ کراچی)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "مرد کو عورت، عورت کو مرد سے کسی لباس وضع، چال ڈھال میں بھی تشبہ حرام نہ کہ خاص صورت وبدن میں۔"
(فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 664، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

حتی کہ عورت کو چاندی کی مردانہ وضع کی انگوٹھی پہننا بھی جائز نہیں ہے۔ چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہی ہے: "چاندی کی مردانی انگوٹھی عورت کو نہ چاہئے اور پہنے، تو زعفران وغیرہ سے رنگ لے۔ شیخِ محقق اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں: "زنان را تشبّہ برجال مکروہ است تاآنکہ انگشتری نقرہ زنان رامکروہ است واگر بکنند باید کہ رنگ کنند بزعفران ومانند آں "عورتوں کو مردوں سے مشابہت اختیار کرنی مکروہ ہے اور اس کالحاظ اس حد تک ہے کہ عورتوں کو چاندی کی انگوٹھی پہننی مکروہ ہے، اگر کبھی اتفاقاً پہننی پڑے، تو اسے زعفران وغیرہ سے رنگ لے۔"
(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 544، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

جب اس کا پہننا جائز نہیں ہے، تو اسے بنانا، خریدنا، بیچنا اور خیرات کرنا بھی جائز نہیں ہے کہ گناہ میں معاونت ہے۔ در

مختار میں ہے:"فاذا کراهة لبسها للتختم ثبت کراهة بیعها وصیغها لما فیه من الاعانة علی ما لا یجوز و کل ما ادی الی ما لا یجوز لا یجوز"ترجمہ: پس (سونے، لوہے، پیتل وغیرہ کی انگوٹھی کے **متعلق**) جب ثابت ہو گیا کہ (مردوں کے لیے) اسے پہننا مکروہ (تحریمی) ہے، تو اسے بنانا اور بیع کرنا بھی مکروہ ہے، کیونکہ اس میں ایسے کام پر مدد ہے جو جائز نہیں اور ہر وہ کام جو ناجائز کی طرف لے جائے، وہ جائز نہیں ہوتا۔"

(درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد9، صفحہ595، مطبوعہ پشاور)

فتاوی رضویہ میں ہے:"کسی جاندار کی تصویر جس میں اس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے سے دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل ظاہر ہو، **اس طرح کی تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہنانا یا بیچنا، خیرات کرنا سب ناجائز ہے۔**"

(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ567، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر ہے:"یہ اصل کلی یاد رکھنے کی ہے کہ بہت جگہ کام دے گی۔ **جس چیز کا بنانا، ناجائز ہو گا، اسے خریدنا، کام میں لانا بھی ممنوع ہو گا** اور جس کا خریدنا، کام میں لانا منع نہ ہو گا، اس کا بنانا بھی ناجائز نہ ہو گا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ464، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

البتہ اگر ممانعت کی وجہ ختم کر دی جائے، تو زکوۃ کے طور پر دے سکتے ہیں۔ جیسا کہ جاندار کی تصویر والے کپڑے کے متعلق مزید فرمایا:"ایسے کپڑے پر سے تصویر مٹا دی جائے یا اس کا سر یا چہرہ بالکل محو کر دیا جائے، اس کے بعد اس کا پہننا، پہنانا، بیچنا، خیرات کرنا، اس سے نماز سب جائز ہو جائے گا۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ567، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

(2) **مذکورہ** تفصیل سے یہ معلوم ہو گیا کہ گناہ پر تعاون کی وجہ سے ایسی انگوٹھی زکوۃ کے طور پر دینا جائز نہیں ہے، لیکن اگر کسی نے دے دی، تو (دیگر شرائط کی موجودگی میں) اس انگوٹھی کی مارکیٹ ویلیو کے مطابق زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، کیونکہ مستحقِ زکوۃ شخص کو مال کا مالک بنا دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے اور یہ بھی مال ہے، اسی لیے اس کی بیع باطل نہیں کہلاتی، بلکہ امرِ خارج (معصیت پر اعانت) کی وجہ سے مکروہ (تحریمی) ہے۔

زکوۃ کی تعریف تنویر الابصار میں کچھ یوں بیان کی گئی ہے:"تملیک جزء مال عینه الشارع من مسلم فقیر غیر هاشمی ولا مولاه مع قطع المنفعة عن الملک من کل وجه لله تعالی"ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے شارع کی طرف سے مقرر کردہ مال کے ایک جزء کا مسلمان فقیر کو مالک کر دینا، جبکہ وہ فقیر نہ ہاشمی ہو اور نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام اور اپنا نفع اس مال سے بالکل جدا کر لیا جائے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، جلد3، صفحہ203تا206، مطبوعہ بیروت)

بیع مکروہ کے **متعلق** خاتم المحققین علامہ سید ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"ان البیع هنا صحیح ویملک

قبل القبض ويجب فيه الثمن لا القيمة فلا يلي القاضی فسخه لحصول الملک الصحيح ”ترجمہ: یہاں (یعنی بیع مکروہ کی صورت میں فی نفسہ) بیع صحیح ہے اور اس میں قبضہ سے پہلے ملکیت حاصل ہو جاتی ہے اور اس میں ثمن (عاقدین باہم رضا مندی سے جو ریٹ طے کرتے ہیں) واجب ہوتا ہے، نہ کہ قیمت (چیز کے معیار کے اعتبار سے اُس کا جو ریٹ بنتا ہو)، پس قاضی اسے فسخ کرنے کا مالک نہیں ہو گا، کیونکہ متعاقدین کو ملکِ صحیح حاصل ہو چکی ہے۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، جلد7، صفحه316، مطبوعه پشاور)

اور صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:”بیع مکروہ بھی شرعاً ممنوع ہے اور اس کا کرنے والا گنہگار ہے، مگر چونکہ وجہِ ممانعت نہ نفسِ عقد میں ہے، نہ شرائطِ صحت میں، اس لیے اس کا مرتبہ فقہاء نے بیع فاسد سے کم رکھا ہے۔“

(بهارِ شریعت، جلد2، حصه 11، صفحه722تا723، مکتبة المدینه، کراچی)

زکوۃ میں رقم کے علاوہ کوئی چیز دی جائے، تو اس چیز کی مارکیٹ ویلیو کے مطابق زکوۃ ادا ہو گی۔ فتاوی رضویہ میں ہے: ”زکوۃ میں روپے وغیرہ کے عوض بازار کے بھاؤ سے اس قیمت کا غلہ مکا وغیرہ محتاج کو دیکر بہ نیتِ زکوۃ مالک کر دینا جائز وکافی ہے، زکوۃ ادا ہو جائیگی، مگر جس قدر چیز محتاج کی ملک میں گئی، بازار کے بھاؤ سے جو قیمت اس کی ہے، وہی مجرا ہو گی۔“

(فتاوی رضویه، جلد10، صفحه69، رضافاؤنڈیشن، لاهور)

لیکن یاد رہے! یہ خیال کرتے ہوئے کہ زکوۃ تو ادا ہو جائے گی، اسے زکوۃ کے طور پر نہ دیا جائے کہ یہ تو معاذ اللہ ناجائز و حرام کام کو ہلکا سمجھنے والی صورت ہے، جس کا انجام بڑا سخت ہے۔

و اللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی محمدقاسم عطاری

06ربیع الثانی1443ھ12نومبر2021ء

المفتی دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی) DARUL IFTA AHLESUNNAT

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے